مطبوعات

تحقیق الجہاد تالیف: نواب اعظم یار جنگ مولوی چراغ علی مرحوم۔ اردو ترجمہ: مولوی غلام الحسنین پانی پتی۔ شائع کردہ: نفیس اکیڈمی۔ کراچی۔ قیمت: بارہ روپے صفحات ۲۹۵۔

مغربی سامراج نے ہندوستان میں قدم رکھنے کے بعد اپنا سارا زور اس بات پر صرف کرنا شروع کیا کہ کسی طرح مسلم قوم کو اسلام سے بدظن کر دیا جائے۔ اس سلسلے میں جتنی ناپاک کوششیں کی گئیں اُن میں ایک کوشش یہ تھی کہ مسلموں اور غیر مسلموں کو یہ باور کرایا جائے کہ اسلام کوئی صلح و آشتی کا مذہب نہیں اور اس کی ترقی اس کی اعلیٰ و ارفع تعلیمات کی رہین منت نہیں بلکہ عربوں کی شمشیر زنی کا نتیجہ ہے۔ اس الزام کی تردید کے لیے جو قلم حرکت میں آئے اُن میں ایک قلم مولوی چراغ علی کا بھی تھا۔ زیر تبصرہ کتاب میں مولوی صاحب مرحوم نے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ اسلام میں اگر جنگ کی کوئی گنجائش ہے تو وہ صرف مدافعانہ جنگ ہے۔ چنانچہ انہوں نے حضور سرورِ کائنات کی حیات طیبہ کے سارے غزوات کو مدافعانہ جنگیں ثابت کرنے پر پورا زور صرف کیا ہے۔

یہ طرز فکر چونکہ غلط اور معذرت خواہانہ ہے اس لیے پوری کتاب عجیب و غریب تاویلات اور بعض مقامات پر تحریفات کا گورکھ دھندا معلوم ہوتی ہے۔ مصنف کے طرزِ استدلال کی سب سے بڑی خامی یہ ہے کہ وہ جنگ کو بنیادی طور پر ایک خوفناک بُرائی سمجھتے ہیں۔ تلوار در حقیقت قوت کا نام ہے اور بسا اوقات شر اور فساد کو دنیا سے مٹانے کے لیے قوت سے زیادہ مفید اور مؤثر کوئی دوسرا ہتھیار نہیں ہوتا اور بعض

مقامات پر یہ ضروری ہوتا ہے کہ خود آگے بڑھ کر شر اور فساد کے زور کو قوت کے ساتھ توڑ دیا جائے۔
قرآن مجید کی متعدد آیات فاضل مصنف کے نقطہ نظر کی تردید میں پیش کی جاسکتی ہیں۔ مثلاً وَقَاتِلُوهُمْ حَتَّىٰ لَا تَكُونَ فِتْنَةٌ وَيَكُونَ الدِّينُ لِلَّهِ (البقرہ۔۱۹۳)۔ فَقَاتِلُوا أَئِمَّةَ الْكُفْرِ إِنَّهُمْ لَا أَيْمَانَ لَهُمْ لَعَلَّهُمْ يَنتَهُونَ (التوبہ۔آیت ۱۲)

ان آیات سے صاف پتہ چلتا ہے کہ باری تعالیٰ مسلمانوں کو فتنے کی سرکوبی کا حکم دے رہا ہے تاکہ اس کے مٹنے کے بعد اللہ کا دین سربلند ہو۔ مصنف کا استدلال یہ ہے کہ یہ ساری آیات "یا تو ان مشرکین عرب سے متعلق ہیں جو مسلمانانِ قرن اول کی مخالفت میں عرصہ دراز تک مستقل رہے یا یہودیوں سے تعلق رکھتی ہیں جو مسلمانوں سے معاہدہ کر کے ان کے دشمنوں سے جا ملے تھے اور مسلمانوں کے خلاف اُن کی مدد کرتے تھے۔ دیگر اشخاص جن کی وہ حالت نہیں ہے جو مسلمانوں کی حالت مدینہ میں تھی ان پر ان آیتوں کے احکام کی پابندی عائد نہیں ہوتی۔"

اگر مولوی چراغ علی صاحب کی اس دلیل کو مان لیا جائے تو پھر قرآن مجید کی ساری آیات کو عرب کے خاص حالات اور وقت کے ساتھ مختص کرنا پڑے گا اور قرآن مجید کا یہ دعویٰ کہ وہ قیامت تک نوعِ بشری کی ہدایت کے لیے نازل کیا گیا ہے، معاذاللہ بے معنی ہو کر رہ جائے گا۔

اس کتاب کے مصنف سے مرزا غلام احمد قادیانی نے بڑا استفادہ کیا ہے۔ اور معلوم ہوتا ہے کہ مرزا صاحب اور مولوی محمد علی لاہوری نے اپنا سارا طرزِ استدلال اس سے لیا ہے۔

یہ کتاب ہمارے نزدیک دینی اعتبار سے کسی طرح بھی وقیع نہیں۔ اس کی اگر کوئی اہمیت ہے تو صرف ان لوگوں کے لیے جو سرسید اور ان کے رفقاء کار کی "اسلامی خدمات" اور "دینی بصیرت" کا جائزہ لینے کے آرزومند ہوں۔ وہ البتہ اس کتاب سے بہت کچھ حاصل کر سکتے ہیں۔ یہ کتاب معذرت خواہانہ طرزِ فکر اور مغرب سے مرعوبیت اور تعلیماتِ الٰہی کی من مانی تاویلات کی نہایت اچھی تصویر ہے۔

اصل کتاب انگریزی میں ہے جس کا مولوی غلام الحسنین پانی پتی نے عمدہ ترجمہ کیا ہے۔

قول المفید فی ذوق التجوید | تالیف: قاری منیر احمد صاحب اسلامیہ گرلز کالج لاہور چھاؤنی شائع کردہ:

انجمن محبانِ رسول، وحدت کالونی، لاہور۔ قیمت ڈیڑھ روپیہ۔ صفحات ۴۷۔

اسلامیہ گرلز کالج، لاہور چھاؤنی میں گذشتہ سال مجلسِ حسنِ قرأت منعقد ہوئی۔ اس میں طالبات نے جو مختلف مقالات پڑھے، زیرِ تبصرہ رسالہ اُن کا مجموعہ ہے۔ آغاز میں مؤلف کا ایک پیغام بھی جس میں فنِ تجوید کی فضیلت بیان کی گئی ہے، درج ہے۔

قرآن مجید کو جذب و شوق اور صحت کے ساتھ پڑھنے کا جذبہ بڑا قابلِ قدر ہے لیکن ہمیں اس بات کو ہرگز فراموش نہ کرنا چاہیے کہ اس مقدس جذبے کے ساتھ جب غلط قسم کا جذبۂ نمائش شامل ہو جاتا ہے تو اس کی دینی اہمیت مجروح ہوتی ہے۔ مثلاً اس رسالے میں فاضل مؤلف نے بڑی مسرت کا اظہار کیا ہے کہ کالج کی طالبات نے لاکالج میں مقابلۂ حسنِ قرأت میں انعامات حاصل کیے۔ ہمارے نزدیک یہ کوئی قابلِ رشک کارنامہ نہیں۔ اس کے علاوہ کتاب میں املا کی بعض بڑی فاش غلطیاں رہ گئی ہیں۔

آدابِ اردو۔ تالیف: جناب حکیم گلچین صاحب کرنالی۔ شائع کردہ: اردو منیشن ملتان۔ قیمت دو روپے پچاس پیسے۔

اُردو زبان، فارسی، عربی، ہندی اور انگریزی الفاظ سے مرکب ہے۔ اس لیے یہ بحث شروع ہی سے چلی آرہی ہے کہ کیا اردو میں مستعمل الفاظ کے تلفظ کو اُسی زبان کے قاعدے کے مطابق ضبط کیا جائے یا اردو میں اس کا جو تلفظ مروّج ہے اُسے ہی معیار سمجھا جائے۔ آدابِ اردو کے مصنف دوسرے طرزِ فکر کے حامل ہیں۔ چنانچہ وہ نہ صرف الفاظ کے اردو تلفظ کے حق میں ہیں بلکہ اردو تراکیب کو بھی ترجیح دیتے ہیں۔ یہ کتاب معلومات افزا ہے۔ اُردو سے دلچسپی رکھنے والے حضرات کو اس میں بہت سی کام کی باتیں مل سکتی ہیں۔

حضرت اکبر کے شب و روز۔ تالیف: جناب محمد رحیم دہلوی۔ شائع کردہ: مکتبہ رغبہ کراچی۔ قیمت پانچ روپے۔ صفحات ۲۷۶۔

حضرت اکبر الٰہ آبادی کے کلام اور زندگی کے حالات پر بہت کچھ لکھا گیا ہے۔ اس کتاب کے فاضل مصنف نے اکبر کے خطوط اور تحریروں سے تاریخ و سن وار اُن کے حالات اور خیالات کو بڑی خوش اسلوبی سے قلمبند کیا ہے۔ خطوط اور اسی طرح کی نجی تحریریں چونکہ دل کی زیادہ بہتر ترجمان ہوتی ہیں اس لیے ایک انسان کو سمجھنے میں ان سے بے حد مدد ملتی ہے۔ حضرت اکبر کی یہ تحریریں پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ایک دلِ حساس مغربی تہذیب کی یلغار کو کن تشویشناک نگاہوں سے دیکھ رہا تھا اور غم و اندوہ کے کونسے جذبات اُس کے سینے میں پرورش پا رہے تھے۔ اس کے کلام میں طنز و مزاح کے جو مختلف پہلو ہمیں نظر آتے ہیں وہ درحقیقت ٹیسیں تھیں جو اُسے مضطرب اور پریشان کر رہی تھیں۔

فاضل مرتب نے آغاز میں ایک قیمتی پیش لفظ لکھ کر کتاب کی افادیت میں اضافہ کر دیا ہے۔

اسلام کا تعارف تالیف: جناب وحید الدین خاں صاحب۔ شائع کردہ: مکتبہ معاویہ ۱۱/۲ بی نون ایریا، لیاقت آباد، کراچی ۱۹۔ قیمت ۳۲ پیسے صرف۔

اس کتابچے میں اسلام کا بڑے آسان انداز میں مختصر تعارف پیش کیا گیا ہے۔ غیر مسلموں کو اسلام سے روشناس کرانے کے لیے یہ ایک مستحسن کوشش ہے۔

ادب منزل بمنزل تالیف: محترمہ سیدہ انیس فاطمہ صاحبہ بریلوی۔ شائع کردہ: اکیڈمی آف ایجوکیشنل ریسرچ آل پاکستان۔ ایجوکیشنل کانفرنس کراچی۔ قیمت ۴ روپے صفحات ۲۲۳۔

اُردو ادب کی ترویج و ترقی میں خواتین نے ناول اور افسانے کی طرف تو اچھی خاصی توجہ دی ہے مگر نقد و نظر کے میدان میں ہمیں ان کا کوئی نمایاں کام نظر نہیں آتا۔ محترمہ سیدہ انیس فاطمہ

کو اس معاملے میں اولیت کا شرف حاصل ہے۔ انہوں نے سب سے پہلے کشفی اور روحانی ادب پر بحث کی ہے اور پھر دلی کے دبستانِ ادب سے لے کر ترقی پسند ادب تک مختلف ادبی ادوار کا جائزہ لیا ہے۔ ان کے اس جائزے میں کافی حد تک توازن نظر آتا ہے۔ اس کتاب میں بعض باتیں البتہ کھٹکتی ہیں۔ ایک یہ کہ مولانا حسرت موہانی کو نظر انداز کر دیا گیا ہے، دوسرے ڈاکٹر اقبال مرحوم کے جائزے میں بڑی تشنگی محسوس ہوتی ہے۔ تیسرے اسلامی ادب کی تحریک کوئی ایسی غیر معروف تحریک نہیں کہ اسے بالکل نظر انداز کر دیا جاتا۔ اسلامی ادبا اور شاعروں نے، خصوصاً ڈاکٹر سید عبداللہ، مولانا صلاح الدین مرحوم، ماہر القادری، نعیم صدیقی۔ اسد گیلانی، خورشید احمد، جیلانی، محمد عثمان رمز، آسی ضیائی، آباد شاہ پوری اور لالہ صحرائی نے شعر اور نثر کے بعض نہایت اچھے نمونے پیش کیے ہیں۔ انہیں یکسر نظر انداز کر دینا کسی انصاف پسند نقاد کے لیے مناسب نہیں۔

مرقع یوسفی | مرتب: جناب محمد ایوب قادری صاحب۔ شائع کردہ مکتبہ معاویہ، بی ون ایریا ۱/۲ لیاقت آباد، کراچی نمبر ۱۹ قیمت ۲ روپے ۲۸۴

یہ کتاب مولانا محمد یوسف دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی بعض تقاریر اور مکتوبات کا مجموعہ ہے۔ مولانا موصوف نے اپنے معزز اور قابلِ احترام والد حضرت مولانا الیاس رحمۃ اللہ علیہ کے تبلیغی کام کو جس انہماک کے ساتھ سنبھالا اور پھر جس تدبر اور خلوص کے ساتھ اسے آگے بڑھایا وہ بڑا قابلِ قدر ہے۔

اس مجموعے کے مطالعہ سے تبلیغی کام میں بڑی مفید رہنمائی ملتی ہے۔ یوں تو یہ ساری تقاریر اور مکتوبات مولانا یوسف کے خلوص کی جیتی جاگتی تصویریں ہیں لیکن بعض مقامات بڑے ہی رقت انگیز ہیں۔ کتاب کے آغاز میں محمد ایوب قادری صاحب نے مولانا کے حالاتِ زندگی پر ایک مبسوط مقدمہ لکھا ہے۔

کتاب کا معیارِ کتابت و طباعت عمدہ ہے۔

ارمغانِ عرب | مُرتب: جناب عزیز احمد صاحب صدیقی ملنے کا پتہ: جے ۱۶/۱۴ ناظم آباد نمبر ۱ کراچی نمبر ۱۸۔

یہ کتاب شاہ اسماعیل شہید رحمۃ اللہ علیہ کی مشہور تصنیف تقویۃ الایمان کو سلیس زبان میں پیش کرنے کی ایک کوشش ہے۔ یہ سعی اپنی جگہ مبارک ہے لیکن "الفاتحہ" کے تحت مرتب نے جو انداز بیان اختیار کیا ہے اُس کے بعض حصے طبیعت پر گراں گزرتے ہیں۔

خون آہنگ | جناب نعیم صدیقی صاحب۔ شائع کردہ مکتبہ کارواں، کچہری روڈ، لاہور۔ قیمت چار روپے۔ صفحات ۱۵۲۔

ستمبر ۱۹۶۵ء میں جب بھارت نے پاکستان کے خلاف جارحیت کا مظاہرہ کیا تو یہاں کے ہر فرد کے اندر ایک شدید ردعمل پیدا ہوا اور اُس نے مختلف انسانوں کو مختلف انداز سے سرگرم عمل کیا۔ لشکر نے ہتھیار سنبھال کر دشمن کی یلغار کو روکنے کی کوشش کی۔ شہریوں نے اپنی اپنی جگہ پر ملک کی محافظت کے انتظامات کیے۔ شعراء نے اپنے اشعار سے عوام کے اندر جوش اور ولولہ پیدا کیا۔ زیرِ تبصرہ کتاب پاک و ہند کے مشہور شاعر جناب نعیم صدیقی صاحب کے جوشِ جہاد کا شعر کی صورت میں اظہار ہے۔

یہ نظمیں ایک وقتی تاثر کے تحت موزوں ہوئی ہیں مگر نعیم کے آفاقی ذہن اور حساس دل نے انہیں آفاقی بنا دیا ہے۔ اور یہی اس مجموعۂ کلام کی سب سے نمایاں خصوصیت ہے۔ شروع میں ڈاکٹر سید عبداللہ صاحب کا قابلِ قدر مقدمہ بھی درج ہے۔

اردو | ادارۂ تحریر: جناب جمیل الدین عالی صاحب و جناب شفیق خواجہ صاحب۔ شائع کردہ: انجمن ترقی اردو، بابائے اردو روڈ، کراچی۔

یہ انجمن ترقی اردو کا مشہور سہ ماہی مجلہ ہے۔ زیرِ تبصرہ شمارہ یعنی اپریل ۱۹۶۷ء اس کے

عام انداز کے مطابق اُردو زبان و ادب کے مختلف پہلوؤں کا تحقیقی مطالعہ پیش کرتا ہے۔ اس شمارے میں مولانا الطاف حسین حالی، اکبر الٰہ آبادی، سرسید اور اقبال کے چند غیر مطبوعہ خطوط بھی شامل ہیں۔

مطبوعات فرینڈز پبلیکیشنز ملتان | فرینڈز پبلیکیشنز ملتان کی مندرجہ ذیل مطبوعات ہمیں بغرض تبصرہ موصول ہوئی ہیں۔

احکام رب ذوالجلال | مرتبہ: جناب مولانا خان محمد ربانی صاحب قیمت: ایک روپیہ پچاس پیسے۔ یہ قرآن مجید کی ۱۲۷ آیات کا ایک اچھا انتخاب ہے جسے مرتب کرتے وقت یہ خیال پیش نظر رکھا گیا ہے کہ تمام بنیادی اور اہم احکام سے متعلق آیات سلیس ترجمہ کے ساتھ یکجا جمع کر دی جائیں۔ آخر میں ایک انڈکس بھی شامل کیا گیا ہے۔

کثرت آبادی کا علاج: تلاش وسائل یا نسل کُشی | مُصنّف: نعیم صدیقی۔ ضخامت: ۳۲ صفحات۔ قیمت: ۲۵ پیسے۔ یہ دراصل نعیم صدیقی صاحب کا ایک مقالہ ہے جسے پمفلٹ کی شکل میں طبع کیا گیا ہے۔ نعیم صاحب نے اس مقالے میں خاندانی منصوبہ بندی کی تحریک پر اپنے مخصوص انداز میں خیال انگیز تنقید کی ہے اور بعض اہم نکات اٹھاتے ہیں۔

مصر میں اسلام اور اشتراکیت کی کشمکش | مرتّب: جناب خلیل حامدی صاحب ضخامت: ۶۴ صفحات۔ قیمت: ۵۰ پیسے۔ اس مختصر کتابچے میں خلیل حامدی صاحب نے مصر میں اس کشمکش کا جائزہ لیا ہے جو اسلام اور اشتراکی اثر و نفوذ کے درمیان ایک عرصے سے چل رہی ہے۔ چونکہ اسلام پسند عناصر کی سب سے بڑی اور سب سے زیادہ اہم تنظیم اخوان ہیں اس لیے اس پمفلٹ میں اخوان ہی کے حوالے سے اس کشمکش کا جائزہ لیا گیا ہے۔

جماعت اسلامی دین کی سربلندی کے لیے کوشاں ہے | مرتب: جناب عارف دہلوی۔ ضخامت ۴۳ صفحات۔ قیمت: ۱۹ پیسے۔ جماعت اسلامی کو وقتاً فوقتاً جن اعتراضات کا ہدف بنایا جاتا رہتا ہے، اس کتابچے میں ان میں سے بعض کا جواب دیا گیا ہے۔

مصر و یمن | ضخامت: ۵۰ صفحات: ۳۱ پیسے۔ اس مختصر کتابچے میں یمن کی دلفگار کہانی اخبارات کی زبانی بیان کی گئی ہے۔ زیادہ تر تراشے عرب اخبارات سے لیے گئے ہیں۔

حق و باطل | مصنف: جناب نعیم صدیقی صاحب۔ ضخامت: ۴۸ صفحات۔ قیمت ۳۷ پیسے۔
حق کیا ہے؟ باطل کیا ہے؟ ان کی آویزش کی نوعیت کس قسم کی ہے؟ خالص حق کے علمبرداروں کی کمی کیوں ہے؟ نظام حق صرف تیس سال ہی کیوں چلا؟ یہ اور اس قسم کے متعدد سوالات ہیں جو جدید ذہن میں چکر لگاتے رہتے ہیں۔ نعیم صاحب نے بڑے دلنشیں انداز میں ان موضوعات پر قلم اٹھایا ہے۔

(بقیہ اشارات)

جانے کے بعد ظلم کا پیکر بن جاتا ہے تو اتنی عظیم قوت پر قابض ہو جانے کے بعد یہ آخر ہر قسم کی خودغرضی سے کس طرح پاک رہیں گے؟ اور پھر وہ کونسی ایسی تنظیم یا ادارہ ہوگا جو انہیں غلط راستہ پر جانے سے روک سکے؟ یا ان کے غلط راستے پر چلے جانے کے بعد انہیں راہ راست پر لاسکے؟ یا انہیں ہٹا کر بہتر آدمی لا سکے؟